بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم السواد

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۳۰ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ ۔ ۲۵ ظہور ۱۳۴۷ ش ۲۵ اگست ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۹۱

۱۹۷

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۴ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کراچی سے کل بذریعہ تار مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی:-

کراچی ۲۳ ظہور (گیارہ بجے قبل دوپہر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

(پرائیویٹ سیکرٹری)

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے۔ اور صحت کاملہ کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

○ کل نماز جمعہ مقامی امیر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ بقرہ کی آیت

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مومنوں کی کامیابی اور مشکلات و مصائب سے نجات کا اصلی اور حقیقی ذریعہ دعا ہی ہے اس لئے ہمیں اپنی کامیابی اور لوگوں کی ہدایت و اصلاح اور اپنی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور حضور کے مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے بھی دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔

○ عزیزم ملک عبدالمجید احمد کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ احباب بچی کی صحت اور برکت والی لمبی زندگی کے لئے دعا فرمائیں۔ نومولودہ ملک عبدالرحیم صاحب مرحوم آف نوشہرہ ککے زئیاں کی پوتی ہے

(ملک محمد شفیع نوشہروی ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ماہ تبوک (ستمبر) میں ہوگا۔ میٹرک۔ ایف۔ اے بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان داخل کئے جائیں گے۔ ایسے نوجوان جو اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کرنا چاہیں فوری طور پر وکالت دیوان کو اطلاع دیں تاکہ جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے انتخاب کیا جاسکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جو درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرے

جو میری اس نصیحت پر عمل نہیں کرتا وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ سے کاٹا جائے گا

"خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آئے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اول درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا پھر وہ اپنے گھروں میں جاکر ایسے مفاسد میں مشغول ہوجائیں کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ ان کی نظر پاک ہے، نہ ان کا دل پاک ہے، اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا اور اسی میں رہتا اور اسی میں مرتا ہے۔ وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ وہ اس جماعت میں داخل ہیں کیونکہ وہ آسمان میں داخل نہیں سمجھے جاتے جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہوجائے اور پلیدی اور حرام کاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے۔ اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہوجائے۔ اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہولے۔ میں اس شخص کو اس کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے اور جہاں سڑے گلے مردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ظہور ۱۳۴۷ ہش

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ (آل عمران)

تو کہہ کہ اے اہل کتاب (کم سے کم) ایک ایسی بات کی طرف تو آجاؤ جو ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان برابر ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے تبلیغ کا نہایت اچھا اور موثر طریقہ بتایا ہے دوسرے اس آیہ کریمہ میں دنیا میں امن کے قیام کا بھی نسخہ ہے۔

دنیا میں جتنے جھگڑے ہوتے ہیں وہ اختلافات پر زور دینے سے ہوتے ہیں۔ چنانچہ دینی تبلیغ میں بھی عام طور پر یہی ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اختلافات کی خلیج اور بھی وسیع ہوجاتی ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں جو طریق بتایا ہے۔ وہ بجائے اختلافات پر بحث و مباحثہ کرنے کے مماثل باتوں پر زور دینے پر مشتمل ہے۔ چنانچہ آیہ مندرجہ بالا میں اہل کتاب کو یہی اختیار کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

اس طریق کا بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بجائے اختلافات کی خلیج بڑھنے کے کم ہوجاتی ہے۔ اور اس سے کسی فتنہ و فساد کا اندیشہ نہیں رہتا۔ جب برابر کی باتوں میں تعاون پیدا ہوجاتا تو اختلافی باتوں کی تلخی بھی کم ہو جاتی ہے اور دماغ میں سکون پیدا ہوجاتا ہے تو دوسرے کا نقطۂ نظر سمجھنے میں آسانی ہوجاتی ہے۔ جس طرح روشنی میں راستہ کے کھڈ اور رکاوٹیں نظر آنے لگتی ہیں۔ جو اندھیرے میں نظر نہیں آتیں۔ اسی طرح حق کے راستہ میں جو باطل کی روکیں ہیں وہ نظر آجاتی ہیں اور اس طرح اختلافی عقائد میں بھی فکر و عقل صحیح عقیدہ کو قبول کر لیتے ہیں۔

اس کے برخلاف اگر اختلافی مسائل پر ہی بحث و مباحثہ چلا جائے تو بجائے ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کا حق و باطل نظر آنے کے ضد کی ظلمت گہری سے گہری ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور فتنہ و فساد کا باعث بنتی ہے۔ سو میں سے ۹۹ اشخاص ایسے ہوتے ہیں۔ جو اس طریق کار سے اصلاح پذیر ہو سکتے ہیں۔ البتہ ازلی گمراہوں پر کوئی چیز اثر نہیں کرتی۔

اختلافی مسائل کے متعلق بحث و مباحثہ کا ایک نہایت خطرناک پہلو یہ ہے۔ کہ انسان کے دل میں ضد پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خواہ اس کی سمجھ میں حق کی بات آبھی جائے تو اس کو اس خیال سے بھی کہ لوگ سمجھیں گے وہ ہار گیا ہے حق کی بات کو ماننے سے انکار کر دیتا ہے۔ صرف چند سعید اور نیک نیت لوگ ہی اپنی غلطی تسلیم کرتے ہیں ورنہ عام طور پر خاصکر لیڈر قسم کے لوگ حق پالینے کے بعد ضد پر اڑے رہتے ہیں۔ اور طرح طرح کی بہانہ تراشیاں کرتے رہتے ہیں۔ اس لحاظ سے اختلافی مسائل پر بحث مباحثہ اور مناظرہ کا طریق اتنا پُر اثر نہیں ہے۔ اور ملکی امن کے قیام میں اتنا ممد و معاون نہیں ہے جتنا یہ طریق کہ مخالفین سے ان باتوں میں تعاون کیا جائے۔ جن میں وہ ہم سے اختلاف نہیں رکھتے اور ان کو بھی تعاون علی البر کی دعوت دی جائے۔

اس سے اسلام کی پُر حکمت تعلیمات پر بھی روشنی پڑتی ہے اور فکر و غور کرنے والے انسان سمجھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے جو دراصل انسانی فطرت کا صانع ہے اور انسان کی نفسیات کا وضع کرنے والا ہے۔ کتنا پُر امن طریق تبلیغ حق کا ہمیں سکھایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں جتنے فسادات ہوتے ہیں وہ اسی لئے ہوتے ہیں کہ انسان بجائے تعاون علی البر کا طریق اختیار کرنے کے اختلافات کی خلیج کو وسیع کرنے کا طریق اختیار کرتا ہے۔ اور اختلافات بڑھ کر تنازعات اور پھر جنگ و جدل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ جنگ و جدل غیر ضروری چیز ہے۔ ایسا نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اسلام کی تعلیمات یہی ہیں کہ جہاں تک ہوسکے جنگ و جدل سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ اسی لئے جنگ و جدل کے جو اصول مسلمانوں کو اختیار کرنے کے احکام اللہ تعالےٰ نے دیئے ہیں وہ نہایت روادارانہ ہی نہیں بلکہ نہایت حکیمانہ اور قربانی کے حامل ہیں۔ اوّل تو یہ حکم ہے کہ جنگ و جدل کا آغاز تم نہ کرو۔ لیکن اگر دشمن تمہارے حقوق غصب کرنے کے لئے تم پر حملہ کر دے۔ تو پھر تم بھی مقابلہ کرو۔ مگر دشمن کو اسی قدر نقصان پہنچاؤ جتنا اس نے تم کو پہنچایا ہے۔ اور ذرا بھی زیادتی نہ کرو ورنہ اگر زیادتی کی تو تم ظالم ٹھہرائے جاؤ گے۔ اور پھر یہ حکم ہے کہ جب دشمن جنگ ختم کر دے تو تم بھی فوراً رک جاؤ۔ اور ممنوع مقام پر ہرگز جنگ کرنے میں پہل نہ کرو بلکہ جب دشمن ایسا کرے تو ناچار تم بھی اس کا جواب دو۔

اسلام نے اسی لئے فتنہ و فساد کو قتل سے بھی زیادہ شدید قابل اعتراض ٹھہرایا ہے اور فرمایا ہے کہ

اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ

یعنی فتنہ قتل سے بھی زیادہ شدید جرم ہے۔ اور اللہ تعالےٰ فساد کو ہرگز پسند نہیں فرماتا

الغرض قرآن کریم کی تعلیم یہی ہے کہ اختلافات پر زور دینے سے نہیں بلکہ اتفاقات پر زور دینے سے اسلام کی اشاعت ہو سکتی ہے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں نے بھی مخالفین اسلام کی طرح باہمی معاملات میں بھی اختلافی مسائل پر زور دینے کا طریق اختیار کر رکھا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے جو تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ کا طریق بتایا ہے اس کو نظر انداز کر دیا ہوا ہے۔ مسلمانوں نے جنہیں یہ حکم ہے کہ یہود و نصاریٰ کو تعاون علی البر کی دعوت دو خود اندرونی طور پر اختلافات پر اتنا زور دیا ہوا ہے۔ کہ مختلف مدارس فکر اسی جنگ و جدل میں تضیع اوقات اور تضیع مال و زر کرنے میں مشغول ہیں اور اس طرح کئی باہمی جنگ و جدل کے محاذات میں بٹ گئے ہوئے ہیں۔ اور دشمن ہر جگہ ان کی اس بیماری سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ چنانچہ جبکہ بھارت میں مسلمانوں پر بے پناہ مظالم توڑے جا رہے ہیں اور کشمیر اور فلسطین کے مسائل درپیش ہیں دشمن مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پھیلا کر ہر جگہ غریب مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اگر مسلمان بین الفرق اور بین الاقوام ہی تعاون علی البر پر سچے دل سے عمل پیرا ہو جائیں۔ تو چند ہی دن میں ایک عظیم انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ (باقی)

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

198

مشرقی افریقہ میں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی نمایاں فتح

ایک پادری کا دعویٰ اور احمدی مبلغ کی طرف سے چیلنج دینے پر راہِ فرار

(مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب مبلغ اسلام مقیم نیروبی مشرقی افریقہ)

آج کل ایک صاحب "اورل رابرٹ" نامی جو مسیح کے نام پر معجزات دکھانے کے مدعی ہیں مشرقی افریقہ آئے ہوئے ہیں۔ اخباروں کی اطلاع کے مطابق یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ان کے متبعین کی بہت بڑی تعداد امریکہ میں پائی جاتی ہے اور وہ ایک ایسی عیسائی تنظیم کے سربراہ ہیں جس کے تحت امریکہ کے طول و عرض میں بہت سے چرچ۔ ہسپتال اور ایک مکمل یونیورسٹی جاری ہے۔ گزشتہ بیس سال سے وہ یسوع مسیح کی منادی کر رہے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اس وقت تک دس لاکھ مریض محض عیسائیت پر ایمان کے سبب ان کے ذریعہ شفا پا چکے ہیں منادی کے لئے اب وہ دنیا کے دورے پر نکلے ہیں۔ انہوں نے اپنی مہم کا نام

"ORAL ROBERTS
WORLD ACTION
CRUSADE"

یعنی "اورل رابرٹ کا عالمی جہاد" رکھا ہے۔ ان کے ساتھ ۱۸ پادری اور بھی ہیں جو اس مہم میں ان کے مددگار ہیں۔ ان کی سب سے بڑی خصوصیت ان کی پبلسٹی ہے جس پر گزشتہ ایک ماہ میں انہوں نے غالباً ہزاروں پونڈ خرچ کئے ہیں کینیا کے ہر بڑے شہر میں بڑے سائز کے پوسٹر آویزاں ہیں جن کا عنوان ہے "معجزہ دیکھنے کی امید پر آؤ" اس کے علاوہ ملک کے ہر اہم اخبار میں ایک ماہ سے ان کے اشتہار متواتر شائع ہو رہے ہیں اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی روزانہ اعلان نشر ہوتے رہے ہیں۔

اس پراپیگنڈا کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کے طول و عرض میں ان کا انتظار کیا جانے لگا۔ ۱۶۔ جولائی کو یہ عیسائی مناد نیروبی کے ہوائی مستقر پر اُترے اور ایک اعلیٰ درجہ کے ہوٹل میں قیام پذیر ہوئے۔ پبلک کی توجہ ان کی طرف لگی ہوئی تھی جس دن وہ یہاں پہنچے اسی دن محترم مولانا عبدالکریم صاحب شرما نے بحیثیت مشنری انچارج اور امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیا ان کو دعوتِ مقابلہ دی کہ آؤ جماعتِ احمدیہ کے ساتھ روحانی مقابلہ کرو تا دنیا پر یہ واضح ہو جائے کہ سچا مذہب عیسائیت ہے یا اسلام۔

آپ نے ایک تفصیلی چٹھی اورل رابرٹ صاحب کے نام بھیجی جس میں لکھا ہے کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے جو ہر زمانہ میں شیریں پھل دیتا ہے۔ اب جبکہ لامذہبیت زوروں پر ہے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پاکر اسلام کی ترقی کے لئے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے بہت سے نشانات دکھائے ہیں جن سے ان کے پیروؤں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی ذات پر نیا ایمان اور مستحکم یقین پیدا ہوا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے بارہا مذاہبِ عالم کے لیڈروں کو دعوت دی کہ اپنے اپنے مذہب کی صداقت قبولیتِ دعا کے نشان سے ثابت کریں لیکن کسی کو حوصلہ نہ ہوا کہ اس چیلنج کو قبول کرے۔ شرما صاحب نے لکھا کہ دعا کے ذریعہ نشان نمائی کی یہ دعوت حضورؑ کے وصال کے ساتھ ختم نہیں ہو گئی بلکہ آپ کے بعد آپ کے خلفاء کی طرف سے متواتر یہ دعوت دی جاتی رہی ہے۔ ابھی گزشتہ سال ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپ کے دورہ کے دوران پھر اسے دہرایا تھا۔ آخر میں انہوں نے لکھا کہ میں اسلام کا خادم اور اس ملک میں جماعتِ احمدیہ کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اور آپ کے ساتھی اور دوسرے عیسائی راہنما عیسائیت کی نمائندگی کرتے ہوئے احمدیہ جماعت کے ساتھ دعاؤں کی قبولیت میں مقابلہ کر لیں۔ آپ نے پادری صاحب کے سامنے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ یہ تجویز بھی رکھی کہ "کچھ لاعلاج مریض منتخب کر کے قرعہ اندازی کے ساتھ فریقین میں تقسیم کر لئے جائیں اور پھر ہر فریق اپنے حصہ کے مریضوں کی شفایابی کے لئے دعا کرے تا دنیا پر واضح ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم اور اس کی تائید کس فریق کے ساتھ ہے۔

مسٹر اورل رابرٹ کو ایسے مقابلہ کی توقع نہ تھی۔ جب انہیں یہ چیلنج ملا تو حیران ہو کر رہ گئے۔ خدا کی شان ہے کہ اِدھر ہم نے چیلنج دیا اور اُدھر یہاں کے پریس کا (جو اب تک ان کے پراپیگنڈا میں مصروف تھا) یکلخت رویہ بدلا اور ان کی اس مہم کے خلاف مضامین اور خطوط شائع ہونے لگے ہمارے خط کی نقول جونہی اخبارات کو گئیں اخباری نمائندے مسٹر رابرٹ سے جواب لینے کے لئے نیو سٹینلے ہوٹل میں پہنچے لیکن انہوں نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔

"ڈیلی نیشن" نے ان کی بوکھلاہٹ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"کینیا میں احمدیہ مسلم مشن کے انچارج مولانا عبدالکریم صاحب شرما نے ایک اشتعال انگیز خط نشان نمائی کے لئے دعویدار پادری اورل رابرٹ کے نام لکھا تھا۔ انہوں نے ایک نقل ہمیں بھی بھجوائی ہے۔ خط میں روحانی مقابلے کا چیلنج تھا جواب لینے کے لئے جب ہم ہوٹل میں گئے اور کمرہ نمبر ۴۳۱ کے ساتھ جس میں مسٹر رابرٹ مقیم تھے ہم نے بذریعہ ٹیلیفون رابطہ قائم کیا۔ تو پہلے ایک مرد کی آواز آئی۔ جب ہم نے مقصد بتایا تو فوراً ٹیلیفون ایک عورت کو دیدیا گیا جس نے کہا کہ مسٹر رابرٹ موجود نہیں ہیں!"

پھر اخبار کے رپورٹر لکھتے ہیں:۔

"جب نچلی منزل میں آ کر میں ان کے پریس سیکرٹری مسٹر رابنسن سے جو خود بھی صحافی ہیں ملا اور ان سے درخواست کی کہ وہ مسٹر رابرٹ سے ملاقات کروا دیں تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ کسی صورت میں مسٹر رابرٹ کو آپ سے ملاقات کرنے کا مشورہ نہیں دے سکتے کیونکہ آپ مسٹر رابرٹ کو ختم کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ میں نے احمدیہ مسلم مشن کے چیلنج کا ذکر کیا تو کہنے لگا کہ ہم اسے قبول نہیں کر سکتے۔ ایسے مقابلوں سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں ہم ایک خاص مقصد کو لے کر آئے ہیں۔ ہم اپنے مقصد سے ہٹ کر غیر اہم باتوں میں نہیں پڑ سکتے"۔

اخبار مذکور کا رپورٹر لکھتا ہے:۔

"میں نے پھر درخواست کی کہ مسٹر رابرٹ سے ملاقات کا ضرور انتظام کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کی

کینیا میں احمدیہ مسلم مشن کے انچارج نے نشان نمائی کے دعویدار پادری اورل رابرٹ کو مقابلے کا چیلنج دیا تھا جواب لینے کے لئے جب ہم نے ہوٹل میں اس سے ملاقات کی کوشش کی تو انہوں نے ملنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکتے۔

(اخبار ڈیلی نیشن نیروبی)

کچھ مدد نہیں کر سکتا آپ خواہ مخواہ انہیں ذلیل کرنے پر آمادہ ہیں"۔

نامہ نگار نے لکھا ہے کہ :-

"باتوں باتوں میں مجھے معلوم ہوا کہ معجزے دکھانے والا یہ مسیحی مناد ہوٹل کے ایک ایسے کمرہ میں مقیم ہے جس کا کرایہ بیس پونڈ روزانہ ہے۔ اور یہ بھی پتہ لگا کہ ۱۸ منادوں کے اس گروپ کے ایک ہفتہ قیام کا خرچ قریباً دو ہزار پونڈ ہو گا۔ ایک افسر نے مجھے بتایا کہ یہ خرچ اتنا ہے کہ جس سے پانچ ہزار طلباء کو تین ماہ تک خوراک مہیا کی جا سکتی ہے"۔

پھر وہ طنزاً لکھتا ہے کہ :-

"یہ ہیں وہ معجزات جن کے لئے ہم سب عیسائیوں اور گناہ گاروں کو احتراماً کھڑے ہو جانا چاہیئے"۔

ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ مشرقی افریقہ کا سب سے بڑا اخبار ہے (اس کی اشاعت چالیس ہزار کے قریب ہے) وہ اپنے ۱۹ر جولائی کے پرچہ میں صفحہ اوّل پر تین کالمی سرخی "دعا کے مقابلہ کا چیلنج نامنظور ہو گیا" کے تحت رقمطراز ہے کہ ایسٹ افریقن احمدیہ مشن کے چیف مشنری مولانا عبدالکریم صاحب شرما نے کل امریکن پادری اورل رابرٹ کو چیلنج کیا تھا کہ وہ قبولیتِ دعا میں ان کا مقابلہ کریں۔ مسٹر رابرٹ خود تو ہمیں نہیں مل سکے لیکن ان کی اہلیہ نے کہا ہے۔" کہ یہ مقابلہ ہمیں منظور نہیں ہے"۔

اخبار نے مزید لکھا ہے کہ کل پھر لوگوں کا جم غفیر کاموکونجی کے وسیع پنڈال میں معجزہ دیکھنے کی آرزو لئے ہوئے جمع ہوا۔ مسٹر رابرٹ نے اپنے وعظ میں اس بات پر زور دیا کہ وہ خود بیماروں کو شفا دینے کی طاقت نہیں رکھتے بلکہ یسوع مسیح ان کے ہاتھ پر شفا بخشتے ہیں انہوں نے حاضرین کو کہا کہ جو اس بات کا پختہ عہد کرتے ہیں کہ وہ اپنی زندگیوں میں بھی تبدیلی پیدا کریں گے اور یسوع مسیح کو اپنے دلوں میں جگہ دیں گے وہ اپنے ہاتھ بلند کریں۔ ہزاروں ہاتھ بلند ہوئے۔ بے شمار لولے، لنگڑے، اندھے اور بہرے شفا یابی کی امید پر سٹیج کے قریب جمع تھے۔ جلسہ ختم ہوا اور یہ مریض اسی طرح لڑکھڑاتے ہوئے گھروں کو واپس چلے گئے۔ انہیں کہہ دیا گیا کہ جاؤ اور مسیح پر سچی ایمان پیدا کرو"۔

پھر ایک اور نامہ نگار لکھتا ہے کہ

"شاید ہی نیروبی میں کوئی ایسا شخص ہو جسے اس بات کا علم نہ ہو کہ اورل رابرٹ شہر میں آئے ہوئے ہیں۔ جس طرف نگاہ اٹھاؤ شہر میں ہمیں ان کے بڑے بڑے پوسٹر نظر آتے ہیں جو ہمیں ان کے معجزات دکھانے کے وعدے یاد دلاتے ہیں۔ ان کا کردار مسیح کے کردار سے کتنا مختلف ہے۔ مسیح شہر میں خاموشی سے داخل ہوتے تھے اور اپنے انفرادی معجزات دکھا کر چلے جاتے تھے اور اپنے ساتھیوں کو تلقین کرتے تھے کہ ان معجزات کی تشہیر نہ کرنا لیکن مسٹر رابرٹ اور ان کے ساتھی شہر بہ شہر پھرتے ہیں اور ہزاروں پونڈ خرچ کر کے پراپیگنڈا کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو ان کی طرف توجہ پیدا ہو اور پھر مسیح کے طریق کے برعکس جب وہ کسی بیمار کو تندرست کرنے سے عاجز آ جاتے ہیں تو اس بہانہ کی آڑ لیتے ہیں کہ مریض میں سچا ایمان نہ تھا"۔

مزید لکھا کہ :-

"کئی سال سے امریکہ کے ایک چرچ نے ان کے لئے ایک ہزار ڈالر انعام مقرر کر رکھا ہے اور ان سے کہا ہے کہ وہ کسی ایسے مریض کو پیش کریں جس کی شفایابی کی تصدیق تین ڈاکٹروں کی کمیٹی کر دے تو وہ اس انعام کو حاصل کرنے کے حقدار ہوں گے۔ لیکن مسٹر رابرٹ نے باوجود اس دعوے کے کہ انہوں نے ہزاروں مریضوں کو شفا دی ہے ابھی تک اس انعام کو وصول نہیں کیا۔ ہمارے لئے خوشی کی بات ہو گی اگر مسٹر رابرٹ یہاں بھی کسی مشہور ڈاکٹر کی تصدیق کے ساتھ شفاء کا معجزہ دکھائیں"۔

"سنڈے پوسٹ" نے اپنے ۲۱ر جولائی کے اداریہ میں لکھا ہے "دنیا میں کسی خطہ میں امریکہ سے زیادہ مذہب کو جلب زر کا ذریعہ نہیں بنایا گیا اس کی وجہ یہ نہیں کہ امریکی عوام دوسرے ممالک کی نسبت زیادہ گھٹیا قسم کی عبادت کرتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ گرجوں میں جانے والوں کی معقول تعداد ایسی ہے جو مذہب کے متعلق سچے جذبات رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ "بلی گراہم" اور "ایمے سیمپل میک پرسن" جیسے کئی مسیحی مناد اور ریفارمر امریکہ میں ایسے پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو اپنے پیچھے لگا کر بڑی دولت کمائی ہے۔ اب اورل رابرٹ ان کی ہمسری کا دعویٰ لے کر اٹھے ہیں۔ بدقسمتی کی بات ہے کہ انہوں نے اس وقت کینیا کو اپنا اکھاڑہ بنایا ہوا ہے مسٹر اورل رابرٹ کی مہم کی خصوصیت ان کے بلند بانگ دعاوی اور بے پناہ پراپیگنڈہ ہے جو ان سے پہلے امریکی منادوں کو میسر نہ تھا۔ ایک اَور نمایاں پہلو یہ ہے کہ ان کی اس مہم کے پیچھے جلبِ زر کا جذبہ کارفرما نظر آتا ہے۔ کاموکونجی کے میدان میں اگرچہ معجزات کا فقدان تھا لیکن چندہ کے تھیلوں کی فراوانی تھی۔ یہ امر پبلک کی دلچسپی کا باعث ہو گا اگر وہ ہمیں یہ بتائیں کہ انہیں کس قدر آمد ہوئی ہے"۔

پھر اس اخبار نے ایک دوسری اشاعت میں مسٹر رابرٹ کی مہم پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "انکی یہاں آمد ہمارے لئے کوئی عجوبہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی کئی آئے، اس قسم کے لوگ ہر جگہ پائے جاتے ہیں وہ ہم سے نجات اور ہماری روحانی ترقی اور معجزات دکھانے کے وعدے کرتے ہوئے آتے ہیں اور ہمیں مایوسی میں دھکیل کر چلے جاتے ہیں۔ اورل رابرٹ کہتے ہیں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے سے نفرت چھوڑ دینی چاہیئے اور بغیر رنگ و نسل کا امتیاز کئے باہمی محبت اور دوستی کے تعلقات کو استوار کرنا چاہیئے۔ ان کا یہ وعظ خوب ہے لیکن مسٹر رابرٹ ہمیں معاف کریں اگر ہمارے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ شخص یہاں کینیا میں کیا کرنے آیا ہے جبکہ اس کے اپنے ملک میں اور اس کی اپنی قائم کی ہوئی یونیورسٹی کے دروازوں پر رنگ و نسل کے امتیاز کی وجہ سے تلخیاں موجود ہیں۔ مسٹر رابرٹ خود اپنے لوگوں میں معجزات کیوں نہیں دکھاتے اور کیوں ان کے دلوں میں تبدیلیاں پیدا نہیں کرتے۔ دنیا کے تمام بڑے مذاہب فروتنی کی تلقین کرتے ہیں۔ مسیح خود مجسم فروتنی تھے۔ پادریوں اور عیسائی منادوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ لوگوں کے لئے فروتنی کا نمونہ بنیں لیکن مسٹر رابرٹ کا طریق اس کے برعکس ہے۔ ان کی ہیجان خیز پبلسٹی اور معجزات دکھانے کے بلند بانگ دعاوی فروتنی کی روح کے منافی ہیں ہم محض فصاحت سے متاثر نہیں ہو سکتے ہم ان کے اور ان کے اٹھارہ ہمراہیوں کے معجزات کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ فی الحقیقت ایسی کرامات دکھا سکتے جن کا وہ دعویٰ کرتے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ انہیں کینیا میں آ کر نیروبی کی دیواروں کو اپنے اشتہاروں سے سیاہ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ ہم خود چل کر امریکہ جاتے اور ان سے درخواست کرتے کہ وہ ہم پر رحم کریں اور ہمیں برکت دیں"۔

کینیا کے علاوہ تنزانیہ اور یوگنڈا کے اخبارات نے بھی ہماری دعوتِ مقابلہ کو نمایاں جگہ دی ہے۔ ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ نے اپنے ایک اداریہ میں ہماری دعوت کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ

"کینیا میں صرف عیسائی مذہب ہی نہیں ہے بلکہ اَور بھی مذاہب پائے جاتے ہیں بالخصوص اسلام۔ مسٹر رابرٹ کو اس مذہبی مخالفت کا سامنا نہ کرنا پڑتا اگر وہ اپنے یہاں آنے سے قبل یہاں کی عیسائی تنظیموں کے ساتھ رابطہ قائم کرتے اور ان کے صلاح و مشورہ سے ایسے طریق پر منادی کرتے جس سے دوسرے مذاہب سے ٹکراؤ نہ ہوتا"۔

بعض اخباروں میں گاہے گاہے بیماروں کی شفایابی کا ذکر بھی آ جاتا تھا لیکن چونکہ ان کے پتے معلوم نہ ہوتے تھے اس لئے تحقیق مشکل تھی۔ ایک دن ایک اخبار نے ایک اسمٰعیلی نوجوان مسٹر عظیم قاسم کے متعلق لکھا کہ "وہ آٹھ ماہ سے ایک ہسپتال میں صاحبِ فراش تھے اور چل پھر نہیں سکتے تھے۔ ان کو ایمبولینس میں پنڈال میں لے جایا گیا اور مسٹر رابرٹ کے ہاتھ رکھنے سے وہ تندرست ہو گئے اور چلنے پھرنے لگ گئے اور انہوں نے اعلان کیا کہ اب وہ عیسائی ہو جائیں گے"۔ یہ خبر پڑھتے ہی محترم مولانا عبدالکریم شرما صاحب اور خاکسار تحقیق کرنے کے لئے ہسپتال میں گئے۔ وہاں جا کر دیکھا کہ مریض کو خون دیا جا رہا ہے اس کی والدہ نے بتایا کہ ہم پادری کے پاس گئے ضرور تھے لیکن میرے بیٹے کو کچھ فائدہ نہیں ہوا بلکہ اس کی حالت کل سے زیادہ خراب ہے اس نے کہا میرے لڑکے نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ وہ عیسائی ہو جائے گا۔ مکرم شرما صاحب نے ہسپتال کے ڈاکٹروں کو اخبار دکھایا اور کہا کہ وہ اس خبر کی تردید کریں۔ چنانچہ ڈاکٹروں نے اسی وقت اخبار کو ٹیلیفون کیا اور بتایا کہ مریض کی حالت تو پہلے سے بھی زیادہ خراب ہے۔ اور یہ خبر جو شائع ہوئی ہے غلط ہے اور سراسر دھوکہ ہے۔

اس طرح اس فتنہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے شکست ہوئی۔ اور ہماری دعوتِ مقابلہ کی وجہ سے لوگوں نے اسلام کی فتح کو محسوس کیا۔ مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کثیر تعداد میں دوست مبارکباد دینے ہمارے پاس تشریف لاتے رہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ٭

مرکزی تعلیمی ادارے اور احباب جماعت

احباب اپنے لائق اور ہونہار بچے تعلیم کیلئے مرکز میں بھجوائیں

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ "تحریک جدید" کے مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ یہ ہے کہ احباب جماعت اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے مرکزی اداروں میں بھیجیں تاکہ نونہالان جماعت صحیح تربیت حاصل کر کے اپنے وقت میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کر سکیں۔ مرکز سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کرنے حضور کے ارشادات اور خطبات سننے کے بیشتر مواقع ملتے۔ پھر حضور کے علاوہ دیگر بزرگان سلسلہ کو قریب سے دیکھنے اور ان کی صحبت سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل ہوتی ہے اس طرح ربوہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے عام فضا بیرونی مسموم فضا سے بہتر ہے۔ دینی ماحول ہے سینما وغیرہ اور دیگر مخرب الاخلاق الائشوں سے منزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو اور بچوں میں صلاحیت موجود ہو۔ تو ماشاء اللہ بچے یہاں سے فارغ ہو کر ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہیں۔ خالص تعلیمی لحاظ سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ محض مرکز سلسلہ کی برکت اور حضور کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ بالعموم ایسے ایسے کمزور طلباء بھی کامیاب ہو جاتے ہیں جن کے نگران ان کی کمزور تعلیمی حالت اور عادات سے مایوس ہو کر انہیں ہماری درسگاہ میں پہنچاتے ہیں۔ بالعموم ایسے بچے ایسی حالت میں ہماری درسگاہوں میں آتے ہیں جب کہ ان کی اخلاقی اور تعلیمی حالت ناگفتہ بہ ہوتی ہے۔ ان میں احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت احباب کے بچے بھی ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مرکز کے اساتذہ الاماشاء اللہ محنت اور اخلاص سے پڑھاتے ہیں اور اکثر بچے یہاں سے ایسی حالت میں فارغ ہو کر جاتے ہیں کہ مرکز کی نیک نامی کا موجب بنتے ہیں لیکن پھر بھی احباب اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ وہ صرف کمزور اور ناقابل اصلاح بچوں کو ہی مرکزی سکولوں اور کالجوں میں نہ بھجوائیں۔ بلکہ اخلاق عادات اور تعلیم میں اعلیٰ معیار پر پورا اترنے والے طلباء پر بھی مرکز کا حق ہے۔ اچھے طالب علم ہمارا مشترکہ قومی سرمایہ ہیں مرکز میں رہ کر وہ ماشاء اللہ سونے پر سہاگہ بن سکتے۔ حضور کی توجہ اور ذاتی دلچسپی نُورٌ علیٰ نور ہو سکتے ہیں۔ اور ان دونوں اداروں کے لئے بھی جن میں وہ داخل ہوں نیک نامی کا موجب بن سکتے ہیں۔ جس انہماک اور جذبہ سے سلسلہ کے کارکن کام کرتے ہیں۔ اس کا تقاضا ہے کہ آپ کے نونہال ہونہار بچے مرکز کی تربیت میں رہ کر عام متوقع معیار سے بہت بالا ہو کر یہاں سے نکلیں اسلئے احباب مرکز کے اس حق کو بھی مدنظر رکھیں اور اپنے ہونہار بچوں کو بھی سکول کھلتے ہی ربوہ میں بھجوا دیں صرف ایسے بچوں کو ہی نہ بھجوائیں جو خود ان پر بار ہوں۔ کیونکہ اس سے مرکزی سکول کے نتائج اور عام شہرت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ سکول ۲۴ اگست کو کھل رہا ہے۔ ہمت کریں اور مرکز کے فیوض سے متمتع ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

حضرت سیّد لال شاہ صاحب مرحوم

199

(مکرم محمد سعید الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ آنبہ)

خاکسار ۱۹۲۳ء کی جولائی میں میراں پور نائب مدرس مقرر ہوا۔ اس سے پہلے حضرت سید لال شاہ صاحب مرحوم میراں پور میں اکیلے ہی سکول کا کام کرتے تھے۔ میں اس وقت غیر احمدی تھا۔ عمر اکیس سال کے قریب تھی۔ اسلام کی حقیقت سے بالکل نا آشنا تھا۔ ایک دن حضرت شاہ صاحب نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کہ آپ نے قرآن کریم پڑھا ہے؟ بندہ نے کہا کہ نہیں۔ شاہ صاحب نے فرمایا۔ کہ قرآن کریم ضرور پڑھنا چاہیے۔ چنانچہ بندہ نے قرآن کریم شاہ صاحب سے ہی پڑھنا شروع کیا۔ پھر ترجمہ بھی انہیں سے پڑھا۔ ایک دن شاہ صاحب نے فرمایا۔ کہ ہمارا جلسہ قادیان شریف میں دسمبر کے مہینہ میں ہوتا ہے۔ آپ بھی اس میں شامل ہوں۔ چنانچہ بندہ ۱۹۲۴ء کے جلسہ سالانہ قادیان شریف گیا۔ اسی سال بندہ نے بیعت کا خط لکھا گویا میرے جیسے خطاکار کمزور انسان کو احمدیت کا نور شاہ صاحب کے ذریعہ نصیب ہوا۔ میں نے اپنی زندگی ۱۹۲۳ء سے لیکر ۱۹۶۸ء تک شاہ صاحب کی معیت میں گزاری۔ میں نے انہیں جوانی کے عالم سے ہی بہت باحیا۔ بااخلاق ہر ڈیوٹی کے پابند۔ جہاں نواز بزرگوں سے ملاقات کا شوق رکھنے والے بلکہ انہیں بھی ایک عارف اور ولی اللہ پایا۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے خاندان میں ایک ولی اللہ چراغ شاہ گزرے ہیں ان کے حالات زندگی اکثر بیان فرمایا کرتے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو حضرت شاہ صاحب کے حالات زندگی کتابی صورت میں تحریر کروں گا۔ اختصار کے ساتھ صرف چند واقعات عرض کرتا ہوں۔ شاہ صاحب جماعت آنبہ کے چالیس سال کے قریب امیر رہے۔ ہر معاملہ میں صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ لباس صاف۔ سائیکل صاف ستھرا اپنا عصا صاف اور خوبصورت رکھنے کے عادی تھے۔ ۱۹۳۵ء میں دو سال ہم دونوں ملکیریاں مرکز میں بغرض تبلیغ اکٹھے جاتے رہے۔ ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے کہ موضع میت پور میں ہم نے نماز ظہر ادا کی۔ اور دعا کی اللہ کریم اس گاؤں میں بھی احمدیت کا بیج لگائے وہاں صرف ایک دوست عزیز الدین صاحب احمدی تھے۔ اگلے سال جب ۱۹۳۶ء میں ہم معمول وہاں گئے تو اللہ کریم نے اپنے فضل سے وہاں جماعت قائم کر دی۔ رات کے وقت چوہدری حاکم علی صاحب کے مکان پر اذانیں دے کر نمازیں پڑھاتے تھے۔ شاہ صاحب کسی دوست کی تکلیف دیکھ کر برداشت نہ کرتے تھے۔ موضع مذکورہ میں چوہدری فضل الدین صاحب احمدی کی برادری نے عین گندم کی کٹائی کے موقع پر مقدمہ دائر کر دیا ادھر گندم زیادہ پک کر خراب ہو رہی تھی۔ علاقہ میں اور دیگر تمام کٹائی ہو چکی تھی۔ چوہدری فضل الدین صاحب کی گندم کھڑی خراب ہو رہی تھی۔ رات کو شاہ صاحب نے ملکیریاں کے ایک دوست چوہدری نور محمد سے گندم کاٹنے کے لئے درانتیاں طلب کیں۔ صبح ہم آٹھ احمدی وہاں پہنچے جو تو گندم کاٹنے لگے اور دو دوست چونکہ (شیخ نور الدین صاحب اور بابو فقیر اللہ صاحب) یہ بوڑھے اور کمزور تھے وہ پانی وغیرہ پلاتے رہے جو ایکڑ گندم ہم نے دو یوم میں کاٹ کر ایک جگہ کھلیاں لگا دیا۔ شاہ صاحب نے بھی اپنے سر پر گندم اٹھا کر ہمارے ساتھ لگائی اس کارروائی کی رپورٹ مرکز میں خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئی تو حضور نے اپنے دست مبارک سے کام کرنے والوں کو خوشنودی کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا۔

(۲) ایک دفعہ افسران بالا ہماری مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ ہم دونوں کے متعلق بڑے ریمارکس لکھ دیئے۔ ایک دن ہم دونوں کسی دینی کام پر جا رہے تھے۔ راستہ میں دوپہر کا وقت ہو گیا۔ ہم نے دعا کی کہ مولا کریم ہم تو کمزور ہیں ہمارے تو خود ہی سامان بنا۔ افسران خواہ مخواہ تنگ کرتے ہیں۔ چند یوم ہی گزرے کہ دونوں افسر تبدیل ہو گئے بندہ نے ۴۵ سال کا عرصہ ان کے ہمراہ گزارا ۱۹۲۳ء سے لے کر ۱۹۶۸ء تک ان کی معیت میں جلسہ سالانہ اور مشاورت میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ جب بھی جلسہ سالانہ یا مشاورت قریب آتی۔ تو مجھ سے دریافت فرماتے کہ منشی صاحب کب جانا ہے تو میں جواب دیتا کہ جس وقت فرماؤ تیار ہوں۔ افسوس کہ ان کی وفات کے موقع پر مجھے نماز جنازہ اور چہرہ دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا اور ان کی وفات کے تین دن بعد مجھے کسی احمدی دوست نے بتایا کہ حضرت شاہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔

شاہ صاحب بھولنے والی ہستی نہ تھے۔ نہایت غمخوار۔ ہمدرد دوست اور اعلیٰ مشیر تھے۔ شاہ صاحب کے ذریعہ تالیہ میں جھنگڑ حاکم والا اور آنبہ میں احمدی جماعتیں قائم ہوئیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کو بلند سے بلند درجات دے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مزید تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائینگے اس وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۹۰

میں مسعودہ بیگم زوجہ محمود احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چہور کوٹلی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۲۶}{۶۷}$-۱۲-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر جو خاوند سے وصول کر چکی ہوں ۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۵/-

الامتہ :۔ مسعودہ بیگم بقلم خود

گواہ شد :۔ محمود احمد ولد چوہدری محمد حسین جٹ کاہلوں چہور کوٹلی۔ ضلع شیخوپورہ خاوند موصیہ۔

گواہ شد :۔ چوہدری ظفر اللہ خاں برادر حقیقی موصیہ۔ $\frac{۲۶}{۶۷}$-۱۲-۱۰

مسل نمبر ۱۹۲۹۱

میں محمد اسلم ایاز ولد چوہدری مولا بخش قوم ارائیں پیشہ دکانداری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باندھی ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۳}{۶۸}$-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اول ۵/-

العبد :۔ محمد اسلم ایاز صدر جماعت احمدیہ باندھی ضلع نوابشاہ $\frac{۳}{۶۸}$-۱۵

گواہ شد :۔ حکیم نذیر احمد ریاض ولد احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ $\frac{۳}{۶۸}$-۱۵

گواہ شد :۔ خورشید الرب انسپکٹر بیت المال $\frac{۳}{۶۸}$-۱۵

مسل نمبر ۱۹۲۹۲

میں محمد شفیع ولد غلام نبی صاحب قوم مغل پیشہ کتابت عمر ۶۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۲}{۶۸}$-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت $\frac{۶۰}{۶۵}$ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اول ۵/۱ روپے

العبد :۔ محمد شفیع ولد غلام نبی پرانی انارکلی لاہور۔

گواہ شد :۔ میاں اکبر علی صدر حلقہ ماچھو لاہور۔ گواہ شد :۔ عبد القیوم سیکرٹری مال حلقہ پرانی انارکلی لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۲۹۳

میں سارہ بیگم زوجہ محمد شفیع قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۲}{۶۸}$ م-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱۰/-

الامتہ :۔ سارہ بیگم اہلیہ مرزا محمد شفیع ۵ لاج روڈ لاہور۔ گواہ شد عبد القیوم سیکرٹری مال حلقہ پرانی انارکلی لاہور۔ گواہ شد میاں اکبر علی صدر حلقہ پرانی انارکلی لاہور

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ راہ ایمان

چھوٹا گروپ امتحان ہجرت ۱۳۴۷ ہش (مئی ۱۹۶۸ء)

فاطمہ شریف ہفتم اے نصرت گرلز سکول ربوہ		$\frac{۴۸}{۵۰}$	اول
بشریٰ قاوی مجیب لائن کراچی	۔	$\frac{۴۸}{۵۰}$	اول
بشریٰ چوہدری ہفتم اے		$\frac{۴۶}{۵۰}$	دوم
امتہ النور شگفتہ	۔	$\frac{۴۶}{۵۰}$	دوم
دوحیہ تبسم جہانگیر روڈ کراچی		$\frac{۴۵\frac{۱}{۲}}{۵۰}$	سوم

بڑا گروپ امتحان سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہجرت ۱۳۴۷ ہش

بشریٰ شریف نصرت گرلز سکول دہم اے		$\frac{۹۱}{۱۰۰}$	اول
بشریٰ خان ہشتم فضل عمر جونیئر ماڈل سکول		$\frac{۸۶}{۱۰۰}$	دوم
منصورہ انجم جہانگیر روڈ کراچی		$\frac{۸۶}{۱۰۰}$	دوم
امتہ السلام فقیر اللہ سانگلہ ہل		$\frac{۸۴}{۱۰۰}$	سوم

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

جلسہ یوم والدین چک $\frac{۵۶}{\text{ٹی ڈی اے}}$

مورخہ ۹ ظہور ۱۳۴۷ ہش کو جلسہ یوم والدین زیر صدارت مکرم پریذیڈنٹ جناب چوہدری غلام حیدر صاحب ملہی بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن حکیم مکرم غلام سرور صاحب نے کی۔ بعد ازاں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا منظوم کلام مکرم محمد احمد صاحب نے پڑھا۔ بعدہٗ مکرم ارشاد احمد صاحب نے اپنا مضمون پڑھا اور بتایا کہ اگر آج ہم بچے ہیں تو کل جوان ہوں گے یا قوم کا بوجھ ہمارے کندھوں پر پڑے گا۔ اسلئے ہم والدین کی خصوصی توجہ کے محتاج ہیں۔ اس کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب ملہی نے تربیت اولاد کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعدہٗ خاکسار نے قرآن مجید کی روشنی میں "والدین کا ذمہ داریاں بچوں پر اور بچوں کی ذمہ داریاں والدین پر" حاضرین کے سامنے نہایت احسن اور مؤثر رنگ میں بیان کیں۔

آخر میں صاحب صدر نے احباب کو اپنی بیش قیمت نصائح سے نوازا اور فرمایا زندہ قومیں سعی پیہم اور عمل مسلسل سے کبھی سست نہیں ہوتیں۔ اور یہ بابرکت اجلاس دعا کے بعد ختم ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(غلام احمد خادم واقفِ زندگی)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ وفا (جولائی) کی رپورٹ کارگزاری بھجوائیں

ماہ وفا (جولائی) ختم ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک اس ماہ کی کارگزاری کی رپورٹیں بہت کم مجالس کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔

التماس ہے کہ ماہ وفا (جولائی) کی رپورٹ جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاک بلغاریہ تجارتی معاہدے میں توسیع کی جائے گی۔

راولپنڈی۔ ۲۳ اگست۔ بھارتی کابینہ نے بلغاریہ سے ۶۹-۱۹۶۸ء کے لئے تجارتی معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے صوفیہ میں تجارتی وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے

مغربی جرمنی کی سرحد پر امریکی فوجوں کا اجتماع

برلن۔ ۲۳ اگست۔ امریکی فوجوں نے چیکوسلاواکیہ اور مغربی جرمنی کی سرحد پر اپنی تعداد بڑھا دی ہے اور ان زبردست حفاظتی اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔ امریکی فوجی ایک بلند چوکی کے گرد آہنی خاردار تار لگاتے اور مورچے تعمیر کرتے دیکھے گئے ہیں۔ ان مورچوں میں پیغام رسانی کے جدید آلات بھی لگائے گئے ہیں۔

مشرقی پنجاب وزارت مستعفی ہو گئی

چندی گڑھ ۲۳ اگست۔ مشرقی پنجاب میں لچھمن سنگھ گل وزارت مستعفی ہو گئی گورنر نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا اور کہا ہے کہ جب تک متبادل انتظام نہ ہو وہ کام کرتے رہیں مسٹر گل نے سفارش کی ہے کہ صوبے میں صدر راج نافذ کر دیا جائے۔ اگر گورنر نے ان کا مشورہ مان لیا تو اتر پردیش، بہار اور مغربی بنگال کے علاوہ پنجاب میں بھی صدر راج نافذ ہو جائے گا۔

کیوبا میں فوج کو تیار رہنے کا حکم

ہوانا ۲۳ اگست۔ کیوبا کی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے تمام فوجیوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں اور انہیں فوراً حاضر ہو جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ریڈیو ٹیلی ویژن اور خبر رساں ایجنسیاں چیکوسلاواکیہ کے بحران کی خبروں کو بلا تبصرہ نشر کر رہی ہیں۔

دریائے راوی اور ستلج میں طغیانی

لاہور ۲۳ اگست۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ دریائے راوی اور دریائے ستلج میں علی الترتیب شاہدرہ اور گنڈا سنگھ والا کے مقام پر طغیانی آ گئی ہے۔ دریائے سندھ میں سکھر کے مقام پر درمیانہ سیلاب اور مدوری کالاباغ تونسہ کے مقام پر معمولی سیلاب ہے۔

کھیتی باڑی کو فروغ دینے کے لئے اعلیٰ اختیارات کی کمیٹی کا قیام

راولپنڈی ۲۳ اگست۔ صدارتی کابینہ نے دس ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو مغربی پاکستان میں مشینی کھیتی باڑی کی موجودہ صورت کا جائزہ لے کر مشینی زراعت کو فروغ دینے کا پروگرام مرتب کرے گی۔ یہ پروگرام کئی مرحلوں میں عمل ہو گا۔

سیالکوٹ میں جلسوں پر پابندی

لاہور ۲۳ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت ضلع کی حدود میں فرقہ وارانہ جلسے منعقد کرنے تقریریں یا نعرے لگانے یا ایسے اشتہار جن کے ذریعہ فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھنے کا امکان ہو یا جلوس نکالنے پر پابندی لگا دی ہے۔

چیکوسلاواکیہ میں روسی مداخلت بہت ضروری تھی۔ شمالی ویتنام کا موقف

ہانگ کانگ ۲۳ اگست۔ چیکوسلاواکیہ کے واقعات پر شمالی ویتنام نے روسی اقدام کی حمایت کی ہے مشرقی یورپ کے کمیونسٹ ملک رومانیہ نے چیکوسلاواکیہ سے روس اور اس کے اتحادیوں کی فوجیں ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے

ہانگ کانگ کے دو کمیونسٹ روزناموں نے چیکوسلاواکیہ پر روسی قبضے کی حمایت کے ساتھ چیکوسلاواکیہ کے لیڈروں پر الزام لگایا ہے کہ وہ امریکی اور مغربی جرمن سامراج کے ساتھی بن گئے تھے ان اخباروں نے لکھا ہے کہ چیکوسلاواکیہ کے لیڈروں نے امریکہ اور مغربی جرمنی سے قرضے مانگے تھے اور امداد طلب کی تھی جس کے باعث روس کو فوجی کارروائی کرنا پڑی۔ یہ کارروائی اس بات کا ثبوت ہے کہ ترمیم پسندوں کے کیمپ میں انتشار ہو رہا ہے۔ البانیہ کی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار نے لکھا ہے کہ چیکوسلاواکیہ کے عوام رجعت پسندوں اور ترمیم پسندوں کی سازش کا شکار ہوئے ہیں۔ شمالی ویتنام نے روسی اقدام کی حمایت کی ہے ہنوئی ریڈیو نے کہا ہے کہ سوشلسٹ نظام کے تحفظ کے لئے روسی اقدام ناگزیر تھا۔

200

اِعلانِ نِکاح

عزیزم محمد شہباز ولد نور محمد صاحب ساکن اونچے مانگٹ کا نکاح عزیزہ سکینہ بیگم بنت مولوی عبدالستار صاحب ساکن کرونڈی ضلع خیرپور کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی عبدالمجید صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے پڑھا عزیزم محمد شہباز صاحب جناب میاں محمد الدین صاحب اونچے مانگٹ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں کے پوتے ہیں اسی طرح عزیزہ سکینہ بیگم صاحبہ مکرم مولوی عبدالحق صاحب نور شہید کی بھتیجی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(شریف احمد سیکرٹری مال و قائد ضلع جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور)

شکریہ احباب

میرے والد حضرت حافظ ملک محمد صاحب کی وفات پر احباب کے تعزیت کے خطوط بکثرت موصول ہوئے ہیں جن کا میں فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا۔ لہٰذا بذریعہ اخبار الفضل ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار عبدالحفیظ خان کمپونڈر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

جماعت احمدیہ نبی سر روڈ کے ایک سرگرم رکن چوہدری محمد خان صاحب بعارضہ دل صاحب فراش ہیں۔ انہوں نے اپنی علالت میں ہی صدقات وغیرہ کے علاوہ سعادت مندان کا چندہ مبلغ سولہ صد پچاس روپیہ یکمشت ادا کر دیئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ بخشے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمادے آمین

علاوہ ازیں میری والدہ محترمہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں مرض کی صحیح طور پر تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ شافی خدا میری والدہ صاحبہ کو بھی صحت و تندرستی عطا فرمادے۔ آمین۔

(اعجاز احمد ایاز چک ۲۷۰ الف کا جلیو ضلع تھرپارکر سندھ)

۲۔ میرے والد صاحب بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں اور چل پھر نہیں سکتے نیز میرے داماجان کا چند دن ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس سے زیادہ چوٹ آ گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے

(امۃ الرؤف بنت قریشی عبدالرشید ایڈووکیٹ رحمان پورہ لاہور)

امانت فنڈ تحریک جدید

میں

روپیہ کیوں رکھا جائے

اسلئے کہ:۔

حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے

اسلئے کہ:۔

یہ ایک الہامی تحریک ہے

اس لئے کہ:۔

امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے

اس لئے کہ:۔

امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی

مزید تفصیلات کے لئے:۔

افسر امانت تحریک جدید ربوہ سے رجوع کریں۔

توحید کامل کے قیام کے بغیر دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا

توحید سے اخوت اور مساوات کا سبق ملتا ہے جو کہ قیام امن کے لئے ضروری ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیام امن کے دو عظیم الشان گروں کی وضاحت کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے یہ اعلان فرماتا ہے کہ وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ٥

(انعام آیت ۸۲)

یعنی میرے دل کا امن ان بتوں کو دیکھ کر کس طرح برباد ہو جائے جن کو تم خدائے واحد کا شریک قرار دے رہے ہو۔ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا حالانکہ تم اپنے دلوں میں جھوٹے طور پر مطمئن ہو خطرہ تمہارے ارد گرد ہے۔ پس اگر تم عدم علم اور جہالت کے باوجود مطمئن ہو اور تمہارا عدم علم تم کو امن دے سکتا ہے تو تم کس طرح سمجھ سکتے ہو کہ میرا کامل علم مجھے امن نہیں بخش سکتا فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ تم بتاؤ ان دونوں میں سے کس کو امن حاصل ہوگا۔ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اگر تم حماقت کی باتیں نہ کرو اور عقل و خرد سے کام لو تو تم سمجھ سکتے ہو کہ کون مامون ہے۔ اور کون غیر مامون۔

اس جگہ امن کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو عظیم الشان گر بیان کئے ہیں اول یہ کہ توحید کامل کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب تک توحید تام نہ ہوگی اس وقت تک لڑائیاں جاری رہیں گی۔ شرک کا صرف اتنا ہی مفہوم نہیں کہ کوئی ایک کی بجائے تین خداؤں کا قائل ہو بلکہ جب باریک در باریک رنگ میں شرک ہوتا ہے تو کئی قسم کا شرک نظر آنے لگ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جب مختلف مذاہب کی تعلیمیں مختلف ہیں۔ ان کے خیالات مختلف ہیں تو اس حالت میں امن اس وقت تک قائم ہی نہیں ہو سکتا۔ جب تک لوگوں کے اندر حقیقی مواخات پیدا نہ ہو اور حقیقی مواخات ایک خدا کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ دنیا میں اس بات پر لڑائیاں ہو جاتی ہیں کہ ایک کہتا ہے کہ میرا دادا فلاں عظمت کا مالک تھا اور دوسرا کہتا ہے میرا دادا ایسا تھا مگر کبھی تم نے بھائیوں کو اس بات پر لڑتے نہیں دیکھا ہوگا کہ ایک دوسرے کو کہے کہ میں شریف النسب ہوں اور تم نہیں۔ اسی طرح جب دنیا میں توحید کامل ہوگی تبھی اس قسم کی لڑائیاں بند ہوں گی۔ پس اخوت و مساوات کا جو سبق توحید سے حاصل ہوتا ہے اور کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کے متعلق دشمن بھی یہ اقرار کرتا ہے کہ اخوت کا جو سبق آپ نے دیا اور کسی نے نہیں دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت کا سبق الگ کر کے نہیں دیا بلکہ آپ نے اصل میں توحید کا سبق دیا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں اخوت پیدا ہو گئی۔ مثلاً جب میں نماز میں کہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تمام تعریف اسی اللہ کی ہے جو عیسائیوں کا بھی رب ہے۔ ہندوؤں کا بھی رب ہے، یہودیوں کا بھی رب ہے۔ تو میرے دل میں ان قوموں کی نفرت کس طرح ہو سکتی ہے جب کہ میں رب العالمین کے لفظ کے نیچے تمام قوموں اور تمام نسلوں کو لے آتا ہوں ....

پس الحمد للہ رب العالمین میں بتا دیا گیا ہے کہ اگر حقیقی توحید قائم ہو اور رب العالمین کی حمد سے انسان کی زبان تر ہو تو یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی قوم کا کینہ انسان کے دل میں رہے اور ایک طرف تو وہ ان کی بربادی کی خواہش رکھے اور دوسری طرف ان کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف بھی کرے"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۲۲۶)

روس نے چیکوسلاواکیہ سے متعلق قرارداد کو ویٹو کر دیا

پاکستان بھارت اور الجزائر نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا

اقوام متحدہ ۲۴۔ اگست۔ روس نے سات ملکوں کی اس قرارداد کے خلاف حق تنسیخ استعمال کیا ہے۔ جس میں چیکوسلاواکیہ سے غیر ملکی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ دریں اثناء کینیڈا نے ایک قرارداد کا مسودہ پیش کیا ہے جس میں سیکرٹری جنرل اوتھان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ چیکوسلاواکیہ کے نظر بند لیڈروں کی رہائی اور ذاتی حفاظت کے لئے اپنا ایک خاص نمائندہ پراگ بھیجیں۔

سلامتی کونسل میں پیش کی جانے والی سات مغربی ملکوں کی قرارداد میں جمہوریہ چیکوسلاواکیہ میں روس اور معاہدہ وارسا کے دوسرے ملکوں کی مداخلت کی مذمت کی گئی تھی۔ اور قابض طاقتوں سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنی فوجیں فوراً واپس بلا لیں۔ پاکستان بھارت اور الجزائر نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

چیکوسلاواکیہ کے صدر بات چیت کیلئے ماسکو پہنچ گئے

ماسکو ۲۴۔ اگست۔ چیکوسلاواکیہ کے صدر سووبودا روسی حکام سے بات چیت کے لئے ماسکو پہنچ گئے ہیں۔ وزیر دفاع نائب وزیر اعظم اور وزیر انصاف بھی ان کے ہمراہ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ وزیر اعظم چرنیک کی حکومت کو قانونی حکومت تسلیم کرتا ہوں اور قابض فوجوں سے تعاون کرنے والے نمائندوں پر مشتمل حکومت بنانے کے لئے تیار نہیں۔ چیکوسلاواکیہ کے ایک خفیہ ریڈیو کے مطابق کوشک میں فائرنگ سے چھ مظاہرین ہلاک اور ۳۹ زخمی ہو گئے۔ پراگ میں بھی کئی جگہ گولی چلنے کی آوازیں سنی گئیں اور اکا دکا پولیس ... ملک میں مکمل ہڑتال ہے ایک اور غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر دوبچک کو قتل کر دیا گیا ہے۔

لندن ۲۴۔ اگست مغربی جرمنی کے فوجیوں کی چھٹیاں چیکوسلاواکیہ کے واقعات کے پیش نظر منسوخ کر دی گئی ہیں۔ مغربی جرمن فوج کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

انڈونیشیا میں زلزلے سے کئی سو افراد ہلاک

جکارتہ ۲۴ اگست۔ وسطی سیلبیز کے ایک جزیرہ میں طوفانی لہروں کے باعث سو افراد ہلاک ہوئے یہ طوفانی لہریں زبردست زلزلے کے باعث آئی تھیں جو ۱۰ اگست کو آیا تھا۔ ابھی تک ۱۵ لاشیں ملی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب ترکی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب ترکی ڈینٹل سرجن سرگودھا کل مورخہ ۲۳ ظہور بعد جمعہ ساڑھے دس بجے شب انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ مرحوم عرصہ چھ سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ تین ہفتہ قبل آپ کی صحت سنبھل گئی تھی مگر بعد ازاں تکلیف آنا شروع ہو گیا۔ دل کے قریب جھلی میں پانی پڑ گیا اور یہی مرحوم کے لئے جانکاہ ثابت ہوا۔ مرحوم مخلص احمدی تھے آپ روسی ترکستان (بخارا) کے باشندہ تھے۔ ۱۹۳۹ء میں احمدیت قبول کرنے کے بعد ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے آپ نے گیارہ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک سرگودھا میں ہی مقیم رہے اور پریکٹس کرتے رہے سرگودھا شہر میں ایک اعلیٰ معالج ہونے کی حیثیت سے بہت قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے آپ محترم میاں عبدالرحیم صاحب مرحوم مالیر کوٹلوی کے داماد تھے اور پروفیسر سعود احمد صاحب خلف اور حمید اختر صاحب کے بہنوئی تھے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴